[This question paper contains 2 printed pages.]

Your Roll No................

Sr. No. of Question Paper : 4438 **L**

Unique Paper Code : 2141002002

Name of the Paper : Urdu-B

Name of the Course : **AEC - Common Prog. Group**

Semester : IV

Duration : 2 Hours Maximum Marks : 60

<u>Instructions for Candidates</u>

1. Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.
2. Attempt **all** Questions.

نوٹ: صرف چار سوالوں کے جواب لکھیے۔ پہلا اور دوسرا سوال لازمی ہے۔ نمبر مساوی ہیں۔

ا۔ درج ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح مع سیاق وسباق کیجیے:

(الف)

عدالت کی ناانصافیوں کی فہرست بڑی ہی طولانی ہے۔ تاریخ آج تک اس کے ماتم سے فارغ نہ ہو سکی ہم اس میں حضرت مسیح جیسے پاک انسان کو دیکھتے ہیں جو اپنے عہد کی اجنبی عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑے کیے گئے۔ ہم کو اس میں سقراط نظر آتا ہے جس کو صرف اس لیے زہر کا پیالہ پینا پڑا کہ وہ اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچا انسان تھا۔ ہم کو اس میں فلورنس کے (خدا کار حقیقت) گیلیلیو کا نام بھی ملتا ہے جو اپنی (معلومات کو مشاہدات) کو اس لیے جھٹلا نہ سکا کی وقت کی عدالت کے نزدیک ان کا اظہار جرم تھا۔

یقیناً میں نے کہا ہے "موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے" لیکن اگر میں یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ میں نہیں جانتا کہ مجھ سے کیوں یہ توقع کی جائے کہ ایک چیز کو اس کے اصلی نام سے نا پکاروں؟ میں سیاہ کو سفید کہنے سے انکار کرتا ہوں۔

(ب)

بے شک آپ خلیفۂ خدا ہیں۔ مگر سب چیزوں کی حقیقت اپ کو معلوم نہیں۔ قران میں تو یہ آیا ہے کہ آدمی کو سب چیزوں کے نام بتائے گئے ہیں یہ کہاں کہ اصلیت بھی بتا دی گئی ہے اگر اصلیت اور حقیقت معلوم ہے تو بتاؤ کہ بجلی کیا چیز ہے، وہ تو غلاموں کی طرح آپ کی خدمت کرتی ہے اور اس کی تابداری پر آپ کو گھمنڈ بھی بہت بڑا ہے۔ مگر آج تک یہ آپ کو خبر نہیں کی یہ کیا چیز ہے اور چند حرکتوں سے کیوں کر ظاہر ہوتی ہے۔ خیر بجلی تو بڑی چیز ہے تنکے کے اسرار سے آپ ناواقف ہیں کہ ذرا سی رگڑ میں یہ نورانی شعلہ کہاں

سے آجاتا ہے محض غلط ارشاد ہے کہ آپ کے سب کام عین مرضی الٰہی کے مطابق ہوتے ہیں۔ خدا کی ہوا عام ہے۔ پانی اور روشنی عام ہے جنگل اور دریا عام ہیں۔ مگر آپ کی ذات شریف ان سب چیزوں کو اپنے لیے مخصوص کر لینا چاہتی ہے۔ آپ کی خواہش ہوتی ہے کہ روٹی، پانی، ہوا سب میرے قبضے میں ہوں۔

۲۔ درج ذیل میں سے کسی ایک حصے کی تشریح مع حوالہ کیجیے:

(الف)

سر میں سودا بھی نہیں دل میں تمنا بھی نہیں — لیکن اس ترک محبت کا بھروسا بھی نہیں
دل کی گنتی نہ یگانوں میں نہ بیگانوں میں — لیکن اس جلوہ گہہ ناز سے اٹھتا بھی نہیں
مہربانی کو محبت نہیں کہتے اے دوست — آہ اب مجھ سے تری رنجش بے جا بھی نہیں
ایک مدت سے تری یاد بھی آئی نہ ہمیں — اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں
ارے صیاد ہمیں گل ہیں ہم بلبل ہیں — تو نے کچھ آہ سنا بھی نہیں دیکھا بھی نہیں

(ب)

میں نے سمجھا تھا کہ تو ہے تو درخشاں ہے حیات
تیرا غم ہے تو غم دہر کا جھگڑا کیا ہے
تیری صورت سے ہے عالم میں بہاروں کو ثبات
تیری آنکھوں کے سوا دنیا میں رکھا کیا ہے
تو جو مل جائے تو تقدیر نگوں ہو جائے
یوں نہ تھا میں نے فقط چاہا تھا یوں ہو جائے
اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا

۳۔ خواجہ حسن نظامی کی انشائیہ نگاری کے سماجی پہلوؤں پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ ساحر لدھیانوی یا فیض کی نظم نگاری کے موضوعات کا جائزہ لیجیے۔

۵۔ مضمون ''قول فیصل'' کی فنی خوبیاں بیان کیجیے۔

۶۔ داغ یا فراق کی غزل گوئی کی فن پر گفتگو کیجیے۔